بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۵ تبوک ۱۳۴۵ھش ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۴ ستمبر (آٹھ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● کل نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبۂ جمعہ میں حضور اقدس نے بتایا کہ قرآن مجید کی تعلیم اور اس کی برکات کو پھیلانے اور جماعت میں اسے راسخ کرنے کے لئے وقفِ عارضی کی جو تحریک کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے غیر معمولی طور پر قبولیت بخشی ہے اور اپنی تائید و نصرت کی بشارت بھی دی ہے۔ جن دوستوں نے اس تحریک میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے انہوں نے بھی اس کی قبولیت اور اس کی برکات کا مشاہدہ کیا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ بھی آگے آئیں اور اس میں حصّہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اس تعداد کو پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ حضور کے اس رُوح پرور خطبہ جمعہ کا مکمل متن انشاء اللہ عنقریب الفضل میں شائع کر دیا جائے گا۔

● مؤرخہ ۲۵ ستمبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کے سالانہ علمی مقابلہ جات ہو رہے ہیں۔ لاہور کے احمدی بچے اس میں ضرور شریک ہوں۔ اسی روز ۵ بجے شام دارالذکر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنیوالے اطفال کو بعض بزرگانِ جماعت کے ساتھ عصرانہ دیا جا رہا ہے مقامی احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی عملی اور اعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں

نجات وہی پائے گا جو بداعتقادی اور بدعملی کی آگ سے دور رہے گا

"انسان کی عملی اور اعتقادی غلطیاں ہی عذاب کی جڑ ہیں۔ وہی درحقیقت خدا تعالیٰ کے غضب سے آگ کی صورت پر متمثل ہونگی اور جس طرح پتھر پر سخت ضرب لگانے سے آگ نکلتی ہے۔ اسی طرح غضب الٰہی کی ضرب انہی بداعتقادیوں اور بدعملیوں سے آگ کے شعلے نکالے گی اور وہی آگ بداعتقادوں اور بدکاروں کو کھا جائے گی۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ بجلی کی آگ کے ساتھ خود انسان کی اندرونی آگ شامل ہوجاتی ہے۔ تب دونوں مل کر اس کو بھسم کر دیتی ہیں۔ اسی طرح غضب الٰہی کی آگ بداعتقادی اور بدعملی کی آگ کے ساتھ ترکیب پاکر انسان کو جلا دے گی۔ اسی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ۔ یعنی جہنم کیا چیز ہے وہ خدا کے غضب کی آگ ہے جو دلوں پر بھڑکے گی یعنی وہ دل جو بداعمالی اور بداعتقادی کی آگ اپنے اندر رکھتے ہیں وہ غضب الٰہی کی آگ سے اپنے آگ کے شعلوں کو مشتعل کریں گے۔ تب یہ دونوں قسم کی آگ باہم مل کر ایسا ہی ان کو بھسم کرے گی جیسا کہ صاعقہ گرنے سے انسان بھسم ہوجاتا ہے۔ پس نجات وہی پائے گا جو بداعتقادی اور بدعملی کی آگ سے دور رہے گا۔ سو جو لوگ ایسے طور کی زندگی بسر کرتے ہیں کہ نہ تو سچی خداشناسی کی وجہ سے ان کے اعتقاد درست ہیں۔ اور نہ وہ بداعمالیوں سے باز رہتے ہیں بلکہ دلیری سے گناہ کرتے ہیں وہ کیونکر نجات پاسکتے ہیں۔ یہ بے چارے اب تک سمجھے نہیں کہ درحقیقت ہر ایک انسان کے اندر ہی دوزخ کا شعلہ اور اندر ہی نجات کا چشمہ ہے۔ دوزخ کا شعلہ فرو ہونے سے خود نجات کا چشمہ جوش مارتا ہے۔ اُس عالم میں خدا تعالیٰ یہ سب باتیں محسوسات کے رنگ میں مشاہدہ کرا دے گا۔"

(ست بچن مطبوعہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۴۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا مبارک ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں کم از کم ۹-۱۰ لاکھ روپیہ سال اول میں وصول ہوجانا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ½ حصہ سال رواں یعنی سال اول میں وصول ہوجائے۔ اس وقت تک جو وعدے ہوچکے ہیں۔ ان کے لحاظ سے تقریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سال اول میں ہونی چاہیئے۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء

تجدید و احیائے دین کی حقیقت

(۳)

گزشتہ اداریوں میں ہم نے تجدید و احیائے دین کی حقیقت واضح کرنے اور ان لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو تجدید و احیائے دین کا کام اللہ تعالیٰ کی خاص راہ نمائی کے بغیر کرنے کے مدعی ہیں۔ ان کے خیال میں ایک مجدد میں ایسی ذہنی خوبیاں موجود ہونی چاہئیں۔ جو دوسرے لوگوں سے کسی قدر زیادہ ہوں۔ اور جو اپنے زمانے کی خرابیوں کا صحیح اندازہ کر سکتے ہوں۔ یہ تو وہ مانتے ہیں کہ ایسا شخص دین میں خاص نگاہ رکھتا ہو اور اس کو دینی حقائق پر کامل یقین ہو۔ لیکن وہ اس سے آگے یہ جاننا نہیں چاہتے کہ ایسا یقین جس کو حق الیقین کہتے ہیں کس طرح پیدا ہوتا ہے۔

وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ ایسے شخص کو الہام ہو سکتا ہے۔ مگر وہ نہیں مانتے کہ ان کا الہام یقینی علم پیدا کرتا ہے۔ یہ لوگ دراصل ختم نبوت کے غلط معنے سمجھتے ہیں اور جیسا کہ حضرت اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں فرمایا ہے یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اسی طرح اب کوئی ایسا انسان بھی نہیں ہو سکتا جس کو الہام و کشف وغیرہ کے ذریعہ یقینی علم دیا جا سکتا ہے چنانچہ ہم نے جناب عبد الحمید صاحب صدیقی کے مقالہ کا جو مطالعہ کیا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ لوگ مجدد میں جو خوبیاں بیان کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی براہ راست راہ نمائی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا چنانچہ آپ کے امیر مجدد کے متعلق مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"وہ اگر مامور بھی ہوتا ہے تو امر تکوینی سے نہ امر تشریعی سے۔ بسا اوقات اس کو خود اپنے مجدد ہونے کی خبر نہیں ہوتی بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی زندگی کے کارنامے سے لوگوں کو اس کے مجدد ہونے کا علم ہوتا ہے اس پر الہام ہونا ضروری نہیں اور اگر ہوتا ہو تو لازم نہیں کہ اسے الہام کا شعور ہو۔" (تجدید و احیائے دین ۲۹)

گویا وہ عام طور پر اتنا صم بکم (نعوذ باللہ) ہوتا ہے کہ جس بات کو لوگ اس کے مرنے کے بعد جان لیتے ہیں۔ اس کو جیتے جی اس کی خبر نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ محض عقلی ڈھکوسلے لگاتے ہیں۔ اگر ان لوگوں نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ پر غور کیا ہوتا تو اس قسم کی واہی تباہی باتیں نہ کرتے۔ صحیح حدیث ہے کہ

من لم يعرف امام زمانه فقد مات ميتة الجاهلية

یعنی جس شخص نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تو امام زمانہ کی پہچان کو لازم قرار دیتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ (مجدد) کسی دعوے سے اپنے کام کا آغاز نہیں کرتا نہ ایسا کرنے کا حق رکھتا ہے۔"

مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہوئی یا یہ کہ

پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند

حلوائی جو حلوہ بناتا ہے اس کو تو علم نہیں ہوتا کہ یہ حلوہ ہے اور میٹھا ہے البتہ کھانے والا فوراً معلوم کر لیتا ہے کہ اس نے حلوہ کھایا ہے۔ دین سے یہ مذاق! اللہ اللہ جس شخص کو خود اپنی پوزیشن کا علم نہیں وہ دوسروں کی کیا راہ نمائی کر سکتا۔ خود جس کو دینی خود اعتمادی حاصل نہیں۔ وہ دوسروں میں دینی خود اعتمادی کس طرح پیدا کر سکتا ہے۔ یہ تو اندھے کی ڈنگوری والا حساب ہوا لگ گئی تو تیر نہیں تو تکا۔ حالانکہ یہی مودودی صاحب اس سے ذرا پہلے مجدد کی تعریف بایں الفاظ کر چکے ہیں۔

"مجدد نبی نہیں ہوتا مگر اپنے مزاج میں مزاج نبوت سے بہت قریب ہوتا ہے رہنمایت صاف دماغ حقیقت رس نظر، ہر قسم کی کجی سے پاک بالکل سیدھا ذہن۔ افراط و تفریط سے بچکر توسط و اعتدال کی سیدھی راہ دیکھنے اور اپنا توازن قائم رکھنے کی خاص قابلیت اپنے ماحول اور صدیوں کے جمے اور رچے ہوئے تعصبات سے آزاد ہو کر سوچنے کی قوت اور زمانہ کی بگڑی ہوئی رفتار سے لڑنے کی طاقت و جرأت، قیادت و راہ نمائی پیدائشی صلاحیت اجتہاد اور تعمیر نو کی غیر معمولی اہلیت اور ان سب باتوں کے ساتھ اسلام میں مکمل شرح صدر نقطہ نظر اور فہم و شعور میں پورا مسلمان ہونا۔ باریک سے باریک جزئیات تک میں اسلام اور جاہلیت میں تمیز کرنا اور مدت ہائے دراز کی الجھنوں میں سے امر حق کو ڈھونڈ کر الگ نکال لینا۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جن کے بغیر کوئی شخص مجدد نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جو اس سے بہت زیادہ بڑے پیمانہ پر نبی میں ہوتی ہیں۔"

(تجدید و احیائے دین ص ۲۸، ۲۹)

مزاج نبوت کو خدا جانے مودودی صاحب کیا سمجھتے ہیں اور اس کے قریب کسی کے مزاج ہونے سے ان کی کیا مراد ہے۔ یہ پہیلیاں ہیں جو عام انسان کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ جہاں تک ان کے معنی نکل سکتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ مزاج نبوت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ گو وہ مستقل طور پر نبی نہیں کہلا سکتا۔ مگر نبیوں کی طرح اس کو بھی یقینی وحی سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ تاکہ امور غیبیہ پر نہ صرف خود اس کو حق الیقین ہو بلکہ وہ دوسروں میں بھی حق الیقین پیدا کر سکے۔

بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کو بھی اسی طرح کی ایک تحریک سمجھتے ہیں جس طرح کی تحریکیں آج مغرب میں "ازم" کے طور پر اٹھتی رہتی ہیں۔ جیسے کہ کمیونزم یا فاشزم وغیرہ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ تحریکیں بے خدا ہوتی ہیں اور مودودی صاحب کے اسلام میں خدا تعالیٰ کا نام برائے وزن بیت لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی یقینی ایمان نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دراصل نبی اللہ کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ خاص دینی فکر رکھتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے سنکر نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو ملکہ اس میں فطرتاً رکھ دیا ہے۔ اس کا تقاضہ ہوتا ہے کہ وہ سچائی کی باتیں دنیا کے سامنے پیش کرے یعنی وہ مزاج نبوت رکھنے کی وجہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں۔ یہ لوگ لاکھ اس کو تشریعی کہتے پھریں۔ مگر ان کے دل کی گہرائیوں پر غیب پر ایمان لانے کے یہی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کا کوئی یقینی ثبوت بہم نہیں پہنچاتا۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کو اگرچہ ظاہری حواس سے انسان محسوس نہیں کر سکتا مگر اللہ تعالیٰ خود انسانی حواس پر نازل ہو کر اپنے وجود کا حتمی اور یقینی ثبوت دیتا ہے کہ انا الموجود۔

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے۔ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصول اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں۔ جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں؟ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا۔ دل کو دیا جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے مرہ کر مرتے رہیں۔ اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس زندہ خدا کا انا الموجود کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اگر دنیا کے تمام فلسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں اور ایک طرف انا الموجود خدا کا کہنا۔ تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں۔ جو فلاسفر کہلا کر اندھے ہیں۔ وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالیٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

جزیرۂ ماریشس میں تبلیغِ اسلام

۔ ۳۶ تقاریر ۔ ٹیلیویژن اور ریڈیو پر تقاریر ۔ معززین سے ملاقاتیں

۔ ایک پمفلٹ کی ایک لاکھ کی تعداد میں اشاعت

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس)

(۲)

اہم شخصیتوں کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

اہم شخصیتوں کو اسلامی لٹریچر پیش کرنے کی خاص مہم جاری کی گئی جس میں جماعت کے کئی دوستوں نے مختلف رنگوں میں مدد کی بعض اپنے کاموں کو چھوڑ کر میرے ہمراہ وفد میں شامل ہوتے رہے۔ مندرجہ ذیل لوگوں کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا اور ملاقات کے دوران تبلیغ کرنے کی بھی توفیق ملی:۔

(۱) ڈاکٹر رام غلام وزیر اعظم ماریشس۔ ان سے ملاقات کی خبر تصویر اخبارات کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن نے بھی نشر کی۔ قرآن مجید انگریزی کے علاوہ ہندی میں "سیرت نبوی" بھی انہیں دی گئی۔

(۲) وزیر زراعت مسٹر بلیل کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ پھر ان کی درخواست پر انگریزی تفسیر قرآن مجید مکمل (قیمتی -/۱۲۵ روپے) پیش کی گئی۔

(۳) وزیر مکانات مسٹر عبد الرزاق محمد صاحب کو دوبارہ اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا ایک بار وہ خود "دار السلام" مسجد میں تشریف لائے۔ تیسری بار ان کے بیٹے کی شادی پر بھی "اسلامی کتب کا تحفہ بھجوایا گیا۔

(۴) وزیر امداد باہمی مسٹر لشن دیال کو فرنچ کے علاوہ ہندی زبان میں بھی اسلامی کتب پیش کی گئیں، مثلاً سیرت نبویؐ۔

(۵) وزیر صحت مسٹر ہیرلڈ والٹر۔ کو فرنچ اور انگریزی کتب دی گئیں۔

(۶) وزیر مال (ترقیات) مسٹر ترونگدن۔

(۷) وزیر مال (اخراجات) مسٹر جگناتھ۔

(۸) ڈپٹی سیکرٹری فارسٹیٹ (انگلینڈ) مسٹر جان سٹون ہارس کی آمد پر انہیں بھی اسلامی کتب کا تحفہ دیا۔ اس خبر کو ریڈیو اور ٹیلیویژن نے نشر کیا۔

ان کے علاوہ ۱۵۰ اور اہم شخصیتوں کو مل کر ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا۔

ہمارے اخبار Le Message کے چھ نمبر نکلے جن میں مقامی اور بیرونی مشنوں کی خبروں کے علاوہ حضرت امیر المومنین کے خطباتِ جمعہ کا خلاصہ۔ ارشادات حضرت المصلح الموعودؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا فرنچ ترجمہ شائع ہوتا رہا۔ اسی طرح ہر اشاعت میں قرآن مجید کی ایک آیت اور ایک اہم حدیث النبیؐ کا ترجمہ بھی دیتے رہے۔ ان کے علاوہ اہم اسلامی مسائل پر مضامین شائع ہوتے رہے۔ الحمدللہ کہ یہ پسند کئے جاتے رہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبار کی اشاعت پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے اور تقریباً سارے کا سارا اخبار فروخت بھی ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں خدام اور لجنات نے بہت مدد کی۔ ملک کی اہم شخصیتوں اور دار المطالعوں کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔

مدیرانِ جرائد سے تعلقات پیدا کرنے کا بھی موقع ملا۔ بحیثیت ایڈیٹر Le Message کئی بار پریس کانفرنسوں میں شریک ہوا۔ ایک موقع پر بارہ ایڈیٹروں کو اصلاحی لٹریچر پیش کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اسلامی خبریں اور مضامین بھی شائع کیا کریں۔ چنانچہ اس کے بعد عید میلاد النبیؐ کی خبریں اور ہماری اطلاعات ایسے اخبارات نے شائع کیں جو عیسائیت کے علمبردار ہیں۔ اور کبھی بھی انہوں نے بھول کر بھی اسلامی خبروں کو نشر نہیں کیا تھا۔

ذیلی تنظیمیں

حضرت المصلح الموعودؓ نے جماعت کی مضبوطی کے لئے پانچ ذیلی تنظیموں کو قائم فرمایا تھا۔ گزشتہ بیس سالہ تجربہ نے ان کی افادیت واضح کر دی ہے چنانچہ یہ پانچوں تنظیمیں ۱۔ انصار اللہ ۲۔ خدام الاحمدیہ ۳۔ اطفال الاحمدیہ ۴۔ لجنہ اماء اللہ ۵۔ ناصرات الاحمدیہ کو یہاں پر جاری کیا۔ ان کے انتخابات کروائے۔ مثلاً خدام الاحمدیہ کی ملک میں اب سات برانچیں ہیں اور لجنات کی چھ ہیں۔ ان سب کے انتخابات کے بعد مرکزی کمیٹیاں مقرر کیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مجالس کے ذریعہ سے ہفتہ وار تربیتی اجلاس جاری ہو چکے ہیں۔ بچوں کے علمی مقابلے بھی ماہوار ہوتے ہیں۔ لجنات اپنا کام خوب تیزی سے چلا رہی ہیں۔ ان کے جلسے۔ تعلیمی کلاسیں اور دستکاری کی کلاسیں باقاعدہ چلنی شروع ہو گئی ہیں، علاوہ ازیں وہ عورتوں میں تبلیغ اور توسیع لٹریچر کا کام خوب کر رہی ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام ہفتہ وار جلسے۔ میٹرک کے طلبہ کی تعلیمی کلاسیں۔ عربی کلاس (جسے میں خود سبق دیتا ہوں اور کئی مساجد کے ائمہ اس میں حصہ لینے کے لئے دور دور سے سفر کر کے شامل ہوتے ہیں) فٹ بال اور والی بال کی کھیلیں باقاعدہ ہو رہی ہیں۔

انہی تنظیموں کی وساطت سے نماز باجماعت اور اتوار کے دن تہجد باجماعت ادا کرنے کے سلسلہ میں خاص بیداری پیدا ہوئی۔ اور ماریشس بھر کے احمدی اتوار کے دن نماز تہجد باجماعت ادا کرتے ہیں تا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اپنے ملک کی بہتری کے لئے اجتماعی دعائیں کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور یہاں کے لوکل حالات میں ان دنوں بعض غیر معمولی انقلاب آئے جن کی خبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے دے دی تھی۔ چنانچہ حضور نے اس عاجز کو اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا:۔

"آپ کا خط محررہ ۲۰ ۴/۶۶ موصول ہوا الحمدللہ آپ خیریت سے پہنچ گئے۔ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ آپ کے پہنچنے کے بعد ماریشس میں کچھ انقلابات آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ بہتری کے سامان پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں۔

والسلام

ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث"

چنانچہ اس خط کے بعد کئی انقلابات کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ ابھی اس رؤیا کی تصدیق کے لئے بہت سے انقلابات آنے والے ہیں تاکہ اس ملک میں احمدیت کی شاندار ترقی جلد تر ہو۔ اس کے لئے قارئین سے بھی درخواستِ دعا ہے۔

خطباتِ جمعہ و نکاح کے مواقع پر احبابِ جماعت کو قرآن مجید اور حدیث سے تیار کر کے بعض اہم مسائل سمجھائے گئے اور حضور کے فرمودہ خطبات بھی سنائے جاتے رہے۔ ایک خطبہ نکاح مسجد فضل میں پڑھا گیا جس میں غیر از جماعت دوست (مسلم و غیر مسلم) شامل تھے۔ نصف گھنٹہ تک اسلامی اصولوں کی برتری اور شادی کی ضرورت پر تقریر کی۔

متلاشیانِ حق کی خدمت میں خطوط اور ریکٹوں کے ذریعہ لٹریچر بھجوایا گیا۔ غیر ممالک کو بھی کتب اور اخبار بھجوایا جاتا رہا۔

زائرین کی آمد احمدیہ مشن ہاؤس میں جاری رہی جن میں وزراء اور گورنمنٹ آفیسرز، تاجر۔ اساتذہ۔ طلبہ اور مزدور سبھی طبقوں کے لوگ شامل تھے۔ ان میں ایک امریکن ریسرچ سکالر بھی تھیں جو ماریشس پر ایک مقالہ لکھ رہی ہیں۔ مجھے گورنر ہاؤس میں بھی ایک تقریب میں شامل ہو کر مختلف طبقات کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا۔ ایک سفارت خانے کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی میں شامل ہوا۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کی ایک دعوت میں شامل ہو کر مختلف الخیال لوگوں سے تعلقات قائم کرنے کا موقع ملا۔ یوم النبی صلعم کے جلسہ پر ہر خیال کے لوگ "دار السلام" میں آئے اور ہمارے تقریری مقابلوں میں

شمولیت کی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چار مردوں، تین عورتوں اور پانچ بچوں کو اللہ تعالےٰ نے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

تبلیغی دورے

اس سہ ماہی میں ۵۲ مقامات کے دورے کئے گئے اور ہر جگہ ہر طبقہ کے لوگوں سے تعلقات پیدا کئے جاتے رہے۔ لٹریچر کی فروخت اور تقاریر بھی کی گئیں۔ تین ہزار میل سے زائد سفر کیا گیا۔

متفرق امور

ریڈنگ روم اور لائبریری۔ کمرہ زائرین اور دفتر کو از سرِ نو ترتیب دیا۔ دفتری ریکارڈ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور جماعت کے مالی حساب کو بھی بہتر بنایا گیا۔ تبلیغی نمائش کے لئے تیاری جاری رہی۔ جماعت کی مجلس عاملہ۔ خدام اور لجنات کی مجلس عاملہ کی رہنمائی کرنے پر بھی گھنٹوں صرف ہوتے رہے۔ دفتر کے ریکارڈ اور لائبریری کو بہتر بنانے کے لئے خدام کی مدد سے ہر روز ہی وقار عمل ہوتا رہا۔ احمدیوں کی ذاتی نگرانی اور رہنمائی کے لئے ان کے گھروں میں جاتا رہا اور وہ بھی مختلف امور میں مشورہ جات کے لئے میرے پاس آتے رہے۔

بالآخر احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ ہم کمزور اور حقیر بندے ہیں مگر صرف اور صرف اس واحد یگانہ کی عظمت اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان دوبالا کرنے کے لئے امام وقت کے ارشاد پر نکل کھڑے ہوئے ہیں مگر جب تک خدا تعالےٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال نہ ہو ہمیں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس اسی غرض کے لئے آپ سب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات نے میرے خوابیدہ ایمان کو از سرِ نو زندگی عطا کی ہے

مسجد نور راولپنڈی میں انڈونیشی وفد کے ایک رُکن جناب ڈاکٹر مرتوتو کی تقریر

ہمارے انڈونیشی احمدی بھائی جناب ڈاکٹر مرتوتو حال ہی میں انڈونیشیا سے آمدہ اقتصادی و ثقافتی وفد کے ہمراہ پاکستان آئے ہیں۔ اسلام آباد میں اپنے چار روزہ قیام کے دوران آپ ۱۲ ستمبر کو مسجد نور راولپنڈی میں تشریف لائے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد ایک مختصر سی تقریب میں آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

مکرم نائب امیر صاحب راولپنڈی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے رقت آمیز لہجے میں انڈونیشیا کے احمدی بھائیوں کی طرف سے السلام علیکم پہنچانے کے بعد کہا کہ گو ہم مرکزِ احمدیت سے دُور ہیں لیکن خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمتِ خلافت کی بدولت ہم پوری ہم آہنگی کے ساتھ نئے روحانی آسمان اور نئی روحانی زمین کے پیدا کرنے کی سعی میں بفضلہ تعالےٰ دن رات کوشاں ہیں۔

آپ نے اس امر پر زور دیا کہ خلافت پر ہمیں کامل ایمان اور پورا یقین ہے۔ اور خلافت ہی کے ذریعہ ہم ہزاروں میل دُور ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لائے ہوئے روحانی مائدہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔

بعد ازاں آپ نے انڈونیشیا میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضؓ اور دیگر مبلّغین کی تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ ان کی بے لوث مساعی کے باعث انڈونیشیا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہوُا۔ آپ نے کہا میں اس یقین سے پُر ہوں کہ یہی روشنی انشاء اللہ العزیز سارے ملک میں پھیل کر انڈونیشیا کو ایک خوشحال اور صالح معاشرہ بنا سکے گی۔

اس کے بعد انڈونیشیا کے مختلف جزائر جاوا، سماٹرا اور سلاویسی میں احمدی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ان جزائر میں جماعتِ احمدیہ کی تعداد دس ہزار سے متجاوز ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ویسٹ جاوا میں احمدیت کا اثر و نفوذ بہت زیادہ ہے۔

آپ نے کہا گو ہماری تعداد ابھی نسبتاً کم ہے لیکن ملک کے ذہین طبقہ پر خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کے لٹریچر کا بے حد اثر ہے اور انہیں اسلام کے متعلق جب بھی معلومات حاصل کرنی ہوں وہ ہمارے لٹریچر کو ہی مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات و کتب کے غیر معمولی جذب و اثر کا ذکر کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر موتوتو نے اپنی مثال پیش کی اور کہا کہ میں ایک کھوئی ہوئی بھیڑ تھا اور اسلام سے کلیۃً دور جا چکا تھا لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں اور خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی کے مطالعہ نے میرے خوابیدہ ایمان کو بیدار کر دیا اور میں اسلام کی معرفت اور روحانیت کی چاشنی کو محسوس کرنے لگے۔

اپنی تقریر کے آخر میں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے گلوگیر آواز میں حاضرین سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنے انڈونیشیا کے بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔ آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ آپ سرچشمہ احمدیت کے قرب میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کا آپ کو قرب حاصل ہے۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ انڈونیشیا میں کام کرنے والے مبلغین اور دوسرے کارکنان اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کی۔

جناب ڈاکٹر مرتوتو صاحب موصوف اپنے وطن واپس جانے کے لئے ۱۴ ستمبر کو مع ارکانِ وفد بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو دینی و ملّی خدمات کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

مسعود احمد جہلمی

انچارج احمدیہ مسلم فارن مشن

راولپنڈی

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ سلمیٰ تسنیم کو چار پانچ روز سے غشی کے دورے پڑ رہے ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(سکینہ سیفی۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

حضرت میاں محمد شریف صاحب ای اے سی (ریٹائرڈ) تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے لڑکے انیس احمد صاحب بی۔ اے کی بائیں آنکھ کا بینائی کا لندن میں تیسرا اور آخری اپریشن ہوُا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کی بینائی کو قائم فرمائے۔

نیز میرے بڑے لڑکے لطیف احمد صاحب کے کان کا پردہ کچھ عرصہ پہلے پھٹ گیا تھا اب ان کے کان میں نیا پردہ لگا رہے ہیں۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے

واقفِ زندگی طلبہ کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلبہ کا انٹرویو انشاء اللہ تعالےٰ یکم اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر وکالتِ دیوان ربوہ میں ہو گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم میٹرک ہے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے پاس طلبہ کو بھی داخل لیا جاتا ہے۔

جو طلبہ پہلے انٹرویو میں شامل نہیں ہوئے یکم اکتوبر کو صبح سات بجے دفتر وکالتِ دیوان میں ضرور تشریف لے آئیں۔

وکیل الدیوان

تحریکِ جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ

احمدی مستورات کی ترقی کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بابرکت مساعی

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ پراچہ ایم اے
(۳)

الغرض اس طرح اجتماعات کا ایک وسیع جال پھیلا دیا گیا ہے اور یوں لجنہ اماء اللہ اور اس کی اہم شاخ ناصرات الاحمدیہ کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے اور ان میں ہر آن بیداری کی روح کارفرما رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

احمدی مستورات کی تربیتی کلاسز

ہر سال مرکز میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم و تربیت کی زیر نگرانی ایک تربیتی کلاس کا اجراء کیا جاتا ہے۔ جس میں مختلف شہروں سے نمائندہ خواتین شرکت کرتی ہیں۔ یہ طریقہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تجویز کیا گیا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ "فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم" کی عملی تفسیر ہے۔ اب مختلف لجنات اس انداز پر اپنے اپنے شہروں میں تربیتی کلاسز قائم کرنے لگی ہیں۔ اس کلاس میں درس قرآن و حدیث، سیرۃ و تاریخ، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فقہ و عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ لجنہ اور ناصرات کے تحت سال میں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کسی تصنیف لطیف کے امتحان کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ جیسے الوصیت، سراج الدین عیسائی کے چار سوال کا جواب، اور خلافت حقہ اسلامیہ وغیرہ بلکہ اب تو دینی معلومات کے نصاب بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ جن کا امتحان منعقد ہوتا ہے۔ کامیابی حاصل کرنے والی ممبرات کو اسناد عطا کی جاتی ہیں اور اول آنے والی ممبر انعام حاصل کرتی ہے

مصباح

لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی اور حضور رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں احمدی مستورات کے واحد ماہوار علمی جریدہ "مصباح" کا باقاعدگی سے اجراء ہوا۔ اس میں معارف قرآن کریم ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض مذہبی، علمی اور ادبی موضوعات بھی اس کے صفحات کو زینت بخشتے ہیں۔

"اذکروا موتٰکم بالخیر" کے ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے یاد رفتگان کا کالم بھی ہوتا ہے۔ جس میں موجودہ نسل کو صحابیات رضی اللہ عنہن کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی مساعی کی جھلک بھی اس کے صفحات میں نظر آتی ہے۔ اور نصرت گرلز ہائی سکول جامعہ نصرت اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی ترقی کی رفتار کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ اصلاح معاشرہ خصوصاً بچوں کی تربیت کے متعلق بھی مضامین ملتے ہیں۔

مستورات کی مالی قربانیاں

لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانی کی نظیر روئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی۔ عام مصارف کے علاوہ دفتر لجنہ اماء اللہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول وغیرہ کی عمارت کی تعمیر لجنہ کے چندوں سے ہوئی۔ ان تعلیمی مراکز کے چلانے اور رسالہ مصباح کے مصارف لجنہ کے ذمہ ہیں۔ اس کے باوجود مختلف قسم کے چندوں میں بھی احمدی مستورات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ ان میں لجنہ اماء اللہ کا چندہ عام جو ممبر شپ کا چندہ ہے حصہ آمد جو موصیہ عورتوں کی ذاتی جائداد اور آمد سے متعلق ہے۔ فدیہ رمضان جو عورتوں پر کثرت سے واجب ہوتا ہے چندہ تحریک جدید جو تبلیغی مشنوں کے لئے مخصوص ہے اور چندہ وقف جدید جس کا مقصد وطن عزیز میں تعلیم کو عام کرنا اور پسماندہ دیہاتیوں کو طبی امداد وغیرہ بہم پہنچا کر اپنے ملک و قوم کی خدمت کرنا ہے۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں عزا فنڈ، فطرانہ، صدقہ، عید فنڈ، جلسہ سالانہ کا چندہ، چندہ ناصرات، امداد درویشاں، چندہ سکول وغیرہ متفرق چندے ہیں جن میں احمدی مستورات حصہ لیتی ہیں۔ تحریک جدید کے انیس سالہ سابقون الاولون میں ایک نمائی تعداد ۵ ہزار ۱۷ احمدی خواتین نے شرکت کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہنگامی چندوں میں اور خصوصاً غیر ممالک میں مساجد کے قیام کے لئے لجنہ اماء اللہ نے خوب دل کھول کر حصہ لیا ہے سنہ ۱۹۲۰ء میں احمدی مستورات نے ایک لاکھ روپیہ برلن کے لئے دیا۔ سنہ ۱۹۲۰ء کے لحاظ سے یہ قربانی بے حد قابل ستائش ہے لنڈن میں احمدیہ مسجد صرف احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر کی گئی۔ اس موقعہ پر احمدی خواتین نے قربانی کا جو شاندار نمونہ پیش کیا اسے سن کر روح وجد کرنے لگتی ہے اور دل بے اختیار چاہتا ہے کاش ہم بھی اس وقت ہوتے یہاں تک کہ حضور رضی اللہ عنہ مردوں کے سامنے ان کا نمونہ پیش کر کے انہیں غیرت دلایا کرتے تھے۔ پھر مسجد ہالینڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی احمدی مستورات نے جس گرمجوشی اور ایثار سے کام لیا وہ بھی بہت قابل قدر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر جب محترمہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ تجویز پیش کی کہ اس خوشی کے موقعہ پر ہم ڈنمارک میں احمدیہ مسجد بنانے کا عہد کرتے ہیں تو اپنے وعدے اور نقد رقوم پیش کرنے کے لئے احمدی مستورات کا اضطراب اور بے چینی قابل دید تھی۔

قربانی کا یہ بے مثال جذبہ کس نے پیدا کیا تھا۔ یہ اس عظیم انسان کا پیدا کردہ تھا جسے خدا نے مثیل مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے نزول کو خدا کا نزول قرار دیا تھا جسے خدائے عزوجل نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا اور جس کی آواز میں اس قدر تاثیر تھی کہ اگر وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا تو جاں نثاروں کو پس و پیش نہ ہوتا۔

احمدی مستورات نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے فوت شدہ عزیزوں کی طرف سے بھی ہدیے پیش کئے۔ چونکہ مبلغ تین صد روپے ادا کرنے والی عورتوں کے نام مسجد پر لکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس لئے بہت سی مستورات نے فرداً فرداً اور بہت سی لجنات اور اداروں نے اجتماعی طور پر تین تین صد روپے زیورات یا وعدے پیش کئے۔ اس مسجد کی بنیاد ۶ رمئی سنہ ۶۶ء کو رکھی گئی۔

مجلس شوریٰ

لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ بھی باقاعدگی سے منعقد کی جاتی ہے۔ شروع شروع میں مجلس شوریٰ مردوں کے ساتھ ہوتی تھی۔ مگر بعد میں الگ کر دی گئی۔ اب اجتماع کے موقعہ پر اور جلسہ سالانہ میں بھی ایک خاص اجلاس کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ جس میں نمائندہ خواتین شریک ہوتی ہیں۔ آئندہ سال کے لئے بجٹ منظور کیا جاتا ہے۔ مختلف تجاویز پر بحث و تمحیص ہوتی ہے گزشتہ سال کے کاموں کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور آئندہ سال کے لئے راہ عمل متعین کی جاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ حضور رضی اللہ عنہ کی ٹریننگ کا نتیجہ ہے (باقی)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا جو راہ اُن لوگوں کی ہے جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لا کر پُوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ اُن پر خدا تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے:۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی ؁

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب ایم اے۔ قائمقام پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ٹی۔آئی کالج گھٹیالیاں چھٹے تعلیمی سال میں داخل ہو گیا ہے۔ موسمی تعطیلات کے بعد سیکنڈ ایئر کی کلاس باقاعدہ طور پر شروع ہو گئی ہے اور سالِ اول میں داخلہ جاری ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ طلباء کی تعداد میں خوشکن اضافہ ہو اور کالج ھذا کو بیش از پیش ترقی و کامیابی حاصل ہو۔ اس جماعتی ادارہ میں فی الحال آرٹس کے تمام مضامین محنت اور توجہ کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ اور طلباء کی ہمدردی اور ان کی اخلاقی اصلاح و تربیت کا پورا خیال رکھا جاتا ہے تعلیم القرآن کی بابرکت سکیم کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے روزانہ سب سے پہلا پیریڈ صرف اسی غرض کیلئے وقف ہے۔ کالج کے اساتذہ باری باری ترجمہ اور ناظرہ قرآن کریم پڑھانے اور سکھانے میں پوری محنت سے حصہ لیتے ہیں۔

کالج کی لائبریری موجود ہے۔ جس میں مختلف مضامین پر کتابوں کی ایک معقول تعداد موجود ہے۔ ذہنی ترقی کے اس انتظام کے ساتھ ساتھ ہی طلباء کی جسمانی صحت کے پیش نظر کالج میں مختلف کھیلوں کا بھی باقاعدہ انتظام ہے۔ چنانچہ والی بال باسکٹ بال کی ٹیمیں تو باقاعدہ موجود ہیں ان کے علاوہ کبڈی اور ہاکی وغیرہ کے کھیلنے اور دوسری باہر کی ٹیموں کے ساتھ میچ کا موقعہ بھی پیدا ہوتا رہتا ہے اور طلباء اس قسم کی کھیلوں میں شوق سے حصہ لیتے ہیں گذشتہ سال کالج کی سالانہ کھیلیں کامیابی کے ساتھ ہوئیں اور طلباء کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بنیں۔

طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ڈسپنسری کا انتظام بھی ہے جو ایک ڈاکٹر صاحب کے ماتحت ہے۔ نہ صرف طلباء اپنی طبی ضروریات اس سے پوری کرتے ہیں۔ بلکہ بعض بیرونی احباب بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ کالج کا ہوسٹل نہایت صاف ستھری، پر فضا اور آرام دہ عمارت کی صورت میں موجود ہے۔ ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے طلباء دوسرے شہروں اور قصبوں کے بمقابل سستے داموں یہاں رہ کر اطمینان کے ساتھ اپنی تعلیم کو مکمل کر سکتے ہیں۔ ہوسٹل میں گاہ بگاہ اخلاقی لیکچر بھی دئے جاتے ہیں۔

ایک متوسط درجہ کے طالب علم کے سستا اور بہترین درسگاہ ہونے کی حیثیت سے اس کالج سے بہتر دوسرا کالج ملنا ناممکن ہے۔ محنتی فرمانبردار اور تعاون برتنے والے طلباء کو سرکاری قواعد کے مطابق ہر ممکن رعایت دی جاتی ہے اور ہر طرح حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

میٹرک کے امتحان میں ۶۲۰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو محکمانہ وظائف بھی ملنے کی توقع ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر لحاظ سے اس بابرکت تعلیمی ادارہ کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمادیں اپنے بچوں کو جہاں تک ممکن ہو اس کالج میں داخل کرائیں۔ داخلہ ابھی جاری ہے داخل ہونے والے طلباء جلد از جلد اس طرف توجہ کریں۔ احباب دعا بھی فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہر مشکل دور فرما کر اس کالج کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمادے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بچی امسال امتحان میٹرک میں اور لڑکے نے ایف۔اے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ہر دو کی مزید ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولیٰ کریم ہر دو کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

خاکسار میاں خیر محمد نائب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

۲۔ برادرم چوہدری غلام احمد صاحب عزیزپور ڈگری کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ چند ماہ سے دردِ شکم میں مبتلا ہے۔ علاج و معالجہ کے باوجود ابھی تک کوئی آرام نہیں سخت پریشانی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مریضہ کو کامل صحت عطا فرمادے۔

(خاکسار چوہدری رشید احمد سرور شاہد سابق مبلغ تنزانیہ مشرقی افریقہ)

۳۔ خاکسار بیمار ہے بعض دیگر پریشانیاں لاحق ہیں۔ بعض عزیز بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے (محمد شریف نمبردار)

گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ایبٹ آباد

داخلہ۔ ڈی۔ کام

اس انسٹی ٹیوٹ سے سی کام کرنے والے فوری طور پر ڈی کام میں داخلہ لیں ۲۰ ستمبر سے کلاس کا باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے۔ (پ۔ ٹ) ۲۱/۹/۶۶

مائینن سروےئر کلاس

میٹرک۔ سائنس۔ ڈرائنگ والے اپنے ہاتھ سے درخواست لکھکر مینجر صاحب ڈیپو پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی سالٹ مائینز کھیوڑہ کو فوری طور پر ارسال کریں فیس سالانہ ۔/۲۴۰

(پ۔ ٹ) ۲۱/۹/۶۶ (ناظر تعلیم)

ضروری یاددہانی برائے لجنات

تمام جماعت کی صدر و سیکرٹریان کو یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ سالانہ رپورٹ بھجواتے وقت اس کی دو کاپیاں بھجوائیں۔ تاکہ ایک کاپی پریس میں جائے تو دوسری دفتر میں محفوظ رہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی یہ فہرست کس جماعت کی ہے؟

دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں چالیس اصحاب کے وعدوں کی ایک فہرست موصول ہوئی ہے۔ مگر اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ فہرست کس جماعت کی ہے نہ ہی فہرست بھجوانے والے دوست نے اپنے دستخط کئے ہیں۔ ان وعدوں کی میزان ۔/۲۲۹۹ روپے بنتی ہے۔ چند ابتدائی نام جو فہرست میں درج ہیں یہ ہیں۔

(۱) حاجی غلام قادر صاحب غلام رسول پسر بمع خاندان ۔/۵۰۰

(۲) چوہدری شریف الدین صاحب مع کنبہ ۔/۳۰۰

(۳) چوہدری تاج الدین صاحب (۴) چوہدری عبد الحق صاحب حقانی

(۵) چوہدری محمد اقبال صاحب (۶) چوہدری محمد منشی صاحب۔ ۷ چوہدری بشیر احمد صاحب گھمانہ وغیرہ۔

جس دوست نے یہ فہرست بھجوائی ہو وہ براہ مہربانی اپنے نام اور پورے ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔ تا معلوم ہو سکے کہ یہ فہرست کس جماعت کی ہے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۴۔ میں کچھ دنوں سے بیمار ہوں۔ کمزوری بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ نیز میری بیوی بھی بیمار ہے۔ احباب ہم دونوں کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار چوہدری منصب خاں ریٹائرڈ پٹیشن اسسٹنٹ۔ صدر جماعت احمدیہ واپڈا کالونی ملبنڈل ضلع سرگودھا

۵۔ میری مالی مشکلات اور صحت و محکمانہ ترقی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(محمد فیروز الدین ہیڈ ماسٹر سینا دامنی مظفر آباد آزاد کشمیر)

۶۔ میری بیٹی بشیر بیگم کا لائلپور ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: ماسٹر محمد شفیع درزی امین پور)

۷۔ میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت ان کی دوری کے لئے دعا فرمادیں۔ کرامت خاتون ربوہ

جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ کیلئے ضروری اعلان

جملہ پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کا ایک اجلاس مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار جامعہ مسجد احمدیہ واقع محلہ پیراں والہ جھنگ صدر بوقت ۱۲ بجے دوپہر برائے انتخاب امیر ضلع منعقد ہوگا۔ سب پریذیڈنٹ صاحبان بلا استثنیٰ ضرور تشریف لادیں۔ یہ اجلاس دوسری بار ہو رہا ہے۔ غیر حاضری قابل مواخذہ ہوگی۔ قواعد کی رو سے نمائندگی جائز نہیں اسلئے پریذیڈنٹ صاحبان بذات خود تشریف لاویں۔ کوائف کارکردگی مرکزی لازمی چندہ جات و تحریک جدید وغیرہ کی ادائیگی کے متعلق اپنے ہمراہ لادیں تاکید ہے

خاکسار عاجز محمد بشیر احمد علی عفی عنہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں
(مینجر)

مسل نمبر ۱۸۴۴۹:۔ میں امۃ السلام زوجہ محمد یوسف قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ڈاک خانہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۸/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ اس کے علاوہ ایک جوڑی کلنٹے گلے کی کنٹھی۔ چوڑیاں۔ اور انگوٹھی دو عدد وزن ۸ تولے موجودہ قیمت تقریباً ایک ہزار روپے اندازاً۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی انشاء اللہ العزیز۔

اگر میں اپنی زندگی میں یہ رقم نہ ادا کر سکوں تو میرے ورثاء میرے مرنے کے بعد ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور جائداد بناؤں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو میرے ورثاء اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی رقم ادا کریں گے۔ اللہ تعالےٰ مجھے مزید نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میری وصیت تحریر کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے (چندہ شرط اول ۳۶۵۰ روپے)

الامۃ:۔ امۃ السلام

گواہ شد:۔ بابو قاسم دین جماعت احمدیہ سیالکوٹ

گواہ شد:۔ محمد یوسف بٹ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۴۵۰:۔ میں سلطانہ بیگم زوجہ عبد الستار دہلوی۔ قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الیمن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ دو جوڑی چوڑیاں طلائی ساڑھے تین تولے۔ ایک جوڑی کانٹے وزن سوا تولہ۔ ایک گلوبند طلائی وزن ۲ تولے ایک ٹکہ طلائی وزن ایک تولہ۔ تین عدد انگوٹھیاں طلائی وزن ایک تولہ۔ کل طلائی وزن ۹ تولے ۹ ماشے جس کی قیمت اندازاً بارہ صد روپیہ بنتی ہے اور حق مہر -/۱۰۰۰ کل -/۲۲۰۰ روپے بنتا ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(چندہ شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ:۔ سلطانہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد صادق ڈپٹی انسپکٹر دھایا ابن محمد یوسف صاحب بٹ

گواہ شد:۔ عبد الستار ولد محمد دین صاحب خاوند موصیہ۔ محلہ دار الیمن کوارٹر ۲ ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۴۵۱:۔ میں قاضی محمد شریف ولد حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ۱/۲۵ نیو سول لائنز ڈاک خانہ لائل پور ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ اراضی ۱۵ مرلے ۱۵ کنال واقع ادھووالی ضلع گوجرانوالہ
۲۔ اراضی ۵ مرلے ۴ کنال واقع ہیجو کی ضلع گوجرانوالہ
۳۔ ۱۰ ۔ اکنال واقع ماکولہ ضلع گوجرانوالہ
کل رقبہ ۱۰ مرلے ۲۱ کنال مالیتی ۲۶۸۷/۵۰ روپے

۲۔ ایک مکان واقع کوٹھی موسومہ ۱/۲۵ نیو سول لائنز لائل پور پراپرٹی ۵۰۲/۵.۲ ایکسٹنز اریگیشن ڈیپارٹمنٹ رقبہ ۴ کنال مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے۔

۳۔ ایک قطعہ اراضی ۴ کنال رقبہ واقع دار الصدر غربی ربوہ مالیتی اندازاً -/۱۰۰۰

۴۔ ایک دکان پراپرٹی 35-P/1/3 واقع کچہری بازار لائل پور مع چوبارہ، بہ منزل بالا اور جب میں اس وقت شاہ میڈیکو بحیثیت کرایہ کار دوا فروشی کرتے ہیں مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے۔

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ جائداد کا ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ماہوار آمد بصورت پنشن -/۲۲۴ روپے ماہوار ملتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت یکم اگست ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ (چندہ شرط اول -/۱۲)

العبد:۔ قاضی محمد شریف ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب۔ کوٹھی ۱/۲۵ نیو سول لائنز لائل پور حال ۲۱ مال روڈ لاہور

گواہ شد:۔ پسر میر قاضی محمد اسلم پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

گواہ شد: ڈاکٹر اعجاز الحق ڈینٹل ہسپتال لاہور

مسل نمبر ۱۸۴۵۲:۔ میں سعدہ اختر زوجہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا ڈاک خانہ سرگودہا۔ ضلع سرگودہا۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ علاوہ ازیں کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۰ روپے انگوٹھیاں دو عدد وزن چھ ماشہ قیمتی -/۶۰ روپے

اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سعدہ اختر اہلیہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ڈپٹی سرجن سرگودہا۔

گواہ شد:۔ منصورہ بنت مرزا عبد الحق صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودہا۔ گواہ شد:۔ نشاں انگوٹھا مائشہ ابل صدر لجنہ اماء اللہ سرگودہا۔ گواہ شد:۔ محمد عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودہا (چندہ شرط اول -/۵)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (نائب قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

اسلام اپنی اشاعت کے لئے ہرگز جبر کا قائل نہیں ہے

وہ تو اس بات پر لعنت بھیجتا ہے کہ کسی مذہب کو ڈر یا لالچ کی وجہ سے قبول کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے ہرگز جبر کا قائل نہیں ہے فرماتے ہیں:-

"اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے دلائل کو کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اسے منوانے کے لئے کسی پر جبر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام تو اس بات پر لعنت بھیجتا ہے کہ کسی مذہب کو بغیر سوچے سمجھے ڈر یا لالچ کی وجہ سے قبول کیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَکٰذِبُوْنَ ۔

(منافقون آیت ۲)

یعنی منافق جب تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ مگر اللہ یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ اگر اسلام کے پھیلانے کے لئے تلوار چلانا جائز ہوتا تو کیا وہ لوگ جو اسلام لے آئے تھے مگر دل میں منافق تھے ان کا ذکر قرآن کریم ان الفاظ میں کرتا جو اوپر بیان ہوئے ہیں کیونکہ اس صورت میں تو یہ لوگ گویا قرآنی تعلیم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ کون امید کر سکتا ہے کہ تلوار کے ساتھ وہ مخلص لوگوں کی جماعت پیدا کر لے گا پس یہ بات بالکل غلط ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے غیر مذاہب والوں کو اسلام میں داخل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے:-

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

(البقرہ آیت ۱۹۱)

یعنی دین کی لڑائی ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر یہ خیال رکھنا کہ زیادتی نہ کر بیٹھو۔ پس جب کہ اسلام صرف ان لوگوں سے دینی جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے جو دین کے نام سے مسلمانوں سے جنگ کریں اور مسلمانوں کو جبراً اسلام سے پھیرنا چاہیں اور ان کے متعلق بھی یہ حکم دیتا ہے کہ زیادتی نہ کرو بلکہ اگر وہ باز آجائیں تو تم بھی اس قسم کی لڑائی کو چھوڑ دو تو پھر یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کا حکم ہے کہ غیر مذاہب والوں سے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے جنگ کرو۔ اللہ تعالیٰ تو مختلف مذہبوں کے مٹانے کے لئے نہیں بلکہ مختلف مذاہب کی حفاظت کے لئے جنگ کا حکم دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

(الحج آیت ۴۱)

یعنی ان لوگوں کو جن سے جنگ کی جاتی ہے۔ جنگ کی اس وجہ سے اجازت دی جاتی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے بلا قصور نکالے گئے ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعہ سے بعض کا ہاتھ نہ روکتا تو مسیحیوں کے معبد اور راہبوں کے خلوت خانے اور یہود کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی تائید کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور غالب ہے یہ آیات کس قدر کھلے الفاظ میں بتاتی ہیں کہ مذہبی جنگیں تبھی جائز ہیں جب کہ کوئی قوم ربنا اللہ کہنے سے روکے یعنی دین میں دخل دے اور چاہے کہ دوسری اقوام کے معابد گرائے جائیں اور ان سے ان کا مذہب چھڑوایا جائے یا ان کو قتل کیا جائے۔ ایسی صورت میں اسلام اس قوم سے جنگ کی اجازت دیتا ہے کیونکہ اسلام دنیا میں بطور شاہد اور محافظ کے آیا ہے نہ کہ بطور جابر اور ظالم کے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۸۶)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● کراچی ۲۴ ستمبر۔ مرکزی وزیر تجارت اور صدر پاکستان کے دفاعی مشیر مسٹر غلام فاروق نے بتایا ہے کہ فرانس پاکستان کو ایٹمی ترقی میں امداد دے گا۔ مسٹر فاروق گزشتہ رات فرانس اور دوسرے مغربی ممالک کے ایک ماہ کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ ان کے دورے کا مقصد پاکستان کے لئے بیرونی امداد کے امکانات کا جائزہ لینا تھا۔

مسٹر غلام فاروق نے بتایا ہے کہ میں نے پیرس میں فرانس کے وزیر اقتصادی امور اور ایٹمی ماہروں سے طویل گفتگو کی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ فرانس ایٹمی میدان میں پاکستان کی امداد کرنے کی زبردست خواہش رکھتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ فرانس کے ایٹمی ماہروں سے میری زیادہ تر بات چیت روپور (مشرقی پاکستان) کے ایٹمی پلانٹ کے بارے میں تھی۔ اور میں نے محسوس کیا ہے کہ فرانس کے ایٹمی سائنس دان پاکستان کے قریبی تعاون سے کام کرنا چاہتے ہیں۔

● راولپنڈی ۲۴ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ نے طلبا کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ حصول تعلیم پر صرف کریں۔ اور یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر وہ ملک اور قوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ جنرل محمد موسیٰ مغربی پاکستان ہاؤس میں طلبا کے ایک وفد سے خطاب کر رہے۔

گورنر نے طلبا سے کہا کہ اگر وہ تعلیم پر خاص توجہ دیں گے تو یہ بات نہ صرف ان کے لئے سودمند ہوگی بلکہ اس سے ملک کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اور جب طلبا فارغ التحصیل ہو کر تعلیمی اداروں سے باہر آئیں گے تو ان کا شمار تعلیم یافتہ افراد میں کیا جائے گا۔

جنرل محمد موسیٰ نے طلبا کو نصیحت کی کہ وہ نہ صرف ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کریں بلکہ جسمانی طور پر بھی مضبوط ہوں۔ اور اس طرح وہ ملک کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

● واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ امریکہ کا خلائی جہاز سرویئر دوم کل صبح چاند سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ اس جہاز میں کیمرے اور دوسرا سامان نصب تھا اور یہ اس لئے چھوڑا گیا تھا کہ یہ چاند پر آہستگی سے اتر کر چاند کی سطح کی تصاویر بھیجے گا۔ لیکن امریکہ کا یہ تجربہ کامیاب نہ ہو سکا۔ اور یہ خلائی جہاز چھ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چاند سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔

امریکی سائنس دانوں نے اس جہاز کے لئے جو راستہ متعین کیا تھا اس سے بھٹک گیا تھا اس کو راہ راست پر لانے کی کوششیں بھی کامیاب نہ ہو سکیں۔

● ماسکو ۲۴ ستمبر۔ شمالی ویٹ نام کا ایک وفد نائب وزیراعظم لی تھان گی کی قیادت میں یہاں پہنچ گیا۔ یہ وفد روسی حکام کے ساتھ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون اور تجارت میں مزید توسیع کے بارے میں بات چیت کرے گا۔

● کلکتہ ۲۴ ستمبر۔ مغربی بنگال میں عام ہڑتال کے دوسرے روز پولیس اور مظاہرین کے درمیان متعدد مقامات پر تصادم ہوا جس میں ۱۰۰ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے چالیس افراد کو گرفتار کر لیا۔ گزشتہ روز احتیاطی تدابیر کے تحت ۲۳۰۰ افراد حراست میں لے گئے تھے کلکتہ میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان ۹ مرتبہ تصادم ہوا۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے مغربی بنگال کی گورنر مس نائیڈو اور وزیر اعلیٰ مسٹر سین نے شہر کا دورہ کیا۔